فتنہ خواہشاتِ نفس

قاری نصیر احمد حنیف

اللہ تعالیٰ نے انسان کو انعام و اکرام سے سرفراز فرما کر بس یونہی آوارہ نہیں چھوڑ دیا کہ جو جی میں آئے کر گزرے بلکہ ایک مستقل نظام (شریعت) کے تابع کیا ہے' اس بات کو یوں بیان فرمایا:

﴿اتبعو ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعو من دونه اولیاء قلیلا ما تذکرون﴾

''تم اس چیز کی پیروی کرو' جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور اللہ کے علاوہ لوگوں کی پیروی نہ کرو' بہت ہی کم ہو جو نصیحت پکڑتے ہو۔''

مندرجہ بالا آیت مقدسہ میں یہ مسئلہ کس قدر صراحت کے ساتھ سمجھایا گیا کہ انسان خواہش نفس کی پیروی نہیں کر سکتا' بلکہ اللہ کے قانون کا پابند ہے۔ دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یا ایها الذین امنو اطیعو الله ورسوله ولا تولو عنه وانتم تسمعون﴾

''اے مومنو! تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو' اس سے روگردانی نہ کرو اور تم سنتے ہو۔''

یعنی تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے علاوہ کوئی راستہ اختیار نہیں کر سکتے۔ یہود و نصاریٰ کے مغضوب' مکروہ ٹھہرنے اور رفعت و فضیلت سے زوال و انحطاط کا شکار ہونے کے اسباب و علل میں سے بنیادی سبب و علت ان کا کلام اللہ میں اپنے مفادات و نفسانی اغراض کیلئے تاویلات و تحریفات کرنا تھا' چنانچہ ان کے اس فعل مذموم کے ارتکاب کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

﴿افتطمعون ان یؤمنو لکم وقد کان فریق منهم یسمعون کلام الله ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه وهم یعلمون﴾

''تو (مومنو) کیا تمہاری خواہش ہے کہ یہ لوگ ایماندار بن جائیں گے۔ حالانکہ ان میں ایسے لوگ ہیں' جو کلام اللہ کو سن کر عقل و علم ہونے کے باوجود بدل دیتے ہیں۔''

یہودیوں کی بابت بتایا جا رہا ہے کہ یہ لوگ عقل و علم رکھنے کے باوجود اللہ کے کلام میں تحریف و تبدل کرتے رہے ہیں' ان کے اس فعل سوء کی غرض صرف حزبی تعصبات اور نفسانی خواہشات کی تکمیل ہے۔ لہٰذا سورۃ البقرہ کی آیت کے اس حصہ میں ان کی اس خباثت و شرارت کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ قرآنی بیان ہے:

﴿افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض﴾

''کیا تم کتاب کے کچھ حصہ پر ایمان لاتے ہو اور کچھ کا انکار کرتے ہو۔''

جہاں اوامر و نواہی میں آسانی ہوتی تو اسے مان لیتے اور جہاں گرانی و ثقل محسوس کرتے وہاں ترک کر دیتے یا ترمیم کر لیتے' دنیاوی مرغوبات جن پر انسانی فریفتہ ہو کر حدودِ الٰہی کو بھول جاتا ہے اور اپنی آخرت کو تباہ و برباد کر بیٹھتا ہے۔ یہ سب فانی دنیا تک محدود ہیں' چنانچہ ان کی بابت قرآن مجید میں ہے:

﴿زین للناس حب الشهوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرة من الذهب والفضة والخیل المسومة والانعام والحرث ذالک متاع الحیوة الدنیا والله عنده حسن الماب﴾

''مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لئے مزین کر دی گئی ہے' جیسے عورتیں اور بیٹے' سونے اور چاندی کے ڈھیر اور نشاندار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اچھا ٹھکانہ اللہ کے پاس ہے۔''

یہاں نہایت بلیغ انداز میں مرغوباتِ انسانی کو محض دنیاوی سامان کہا گیا اور ﴿والله عنده حسن المآب﴾ کہہ کر آخرت کی آرائشوں اور سہولیات کی طرف توجہ مبذول کروائی گئی۔ سمجھانا یہ مقصود ہے کہ دنیاوی مال و متاع کے نشہ و مستی میں گرفتار ہو کر اپنے خالق و مالک کو ناراض نہ کر بیٹھنا' یہ سب غیر دائمی ہیں۔ بلکہ تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے ذریعہ سے اپنی آخرت کو سنوار لو' اسی بات کو ایک اور اسلوب میں سمجھایا گیا ہے:

﴿قل ان کان ابائکم وابنائکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموالکم ن قتموها وتجارة تخشون کسادها ومساکن ترضونها احب الیکم من الله ورسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین۝﴾ (التوبہ)

''آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو' اگر یہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ عزیز ہیں' تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت اور محبتِ دنیا کی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے حب اللہ پر زور دیا ہے' اسی ضرورت پر زور دیتے ہوئے اللہ کے محبوب حضرت

محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین﴾

''تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا' جب تک وہ اپنے والد' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے۔'' (بخاری شریف کتاب الایمان باب حب الرسول من الایمان)

محبت کا تقاضہ اطاعتِ محبوب ہے۔ اس چیز کو قانونی حیثیت دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة﴾

''جس نے میری سنت سے محبت کی پس تحقیق اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔'' (ترمذی)

اتباع واطاعت کے بغیر دعویٰ محبت جھوٹا ہے۔ اتباع و اطاعت قلبی محبت کے نتیجہ وعلامت کے طور پر سامنے آتی ہے' اگر نہ ہو تو دعویٰ فضول ہے۔ معلم کائنات نے معاشرے کے افراد کا تزکیہ نفس کیا' جو کسی قانون' ضابطے کی پابندی گوارہ نہیں کرتے تھے۔ آپ کی پُرحکمت وبصیرت اندازِ تبلیغ سے متاثر ہونے کے بعد انہوں نے آپ کے ارشادات گرامی کو اپنے سینے میں جگہ دیتے ہوئے ہر آفت ومصیبت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ حبشہ ومدینہ کی ہجرتوں کو کون ذی علم نہیں جانتا کہ آقا کے اشارہ پر گھربار' جائدادیں' خاندان' وطن کو ان نفوس قدسیہ نے خیرآباد کہہ دیا۔ بدر' احد' دیگر غزوات میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مال پیش کرنا' اولاد حتی کہ اپنی جانوں کی قربانی دینے کا منظر کتب احادیث میں ایک پیغام کی صورت میں موجود ہے۔

قارئین! اپنی خواہشات کو ذبح کئے بغیر بہتر مستقبل (آخرت) کا حصول ممکن نہیں' ہم آزادی' فواحشات کی تمناؤں کو ذہن سے نکال کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے مقید ہوجائیں اسی میں نجات وکامیابی ہے۔

انتقال پر ملال

محترم حاجی عبدالعزیز گل کنری (سندھ) رکن مجلس شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور عبداللطیف گل سابق چیئرمین بلدیہ کنری کی والدہ محترمہ اور حاجی محمد ابراہیم (مرحوم) کی اہلیہ ۲۸ اپریل بروز جمعرات قضائے الٰہی سے طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اگلے روز بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ محمدی مسجد اہل حدیث کے خطیب حضرت مولانا محمد افضل نے رقت آمیز دعاؤں کے ساتھ پڑھائی۔ علاقہ بھر سے کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ مرحومہ انتہائی نیک' صالحہ' عابدہ' ذاکرہ خاتون تھیں۔ مسجد میں آئے علماء کی مہمان نوازی اور تواضع بڑے شوق سے کرتیں۔ دین سے محبت کرنے اور خاص کر علماء و طلباء کی خدمت کرنے والی تھیں۔ مرحومہ راقم کی خالہ بھی لگتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس کا وارث بنائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

(شریک غم: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث ساہیوال روڈ اوکاڑہ)

ادارہ ترجمان الحدیث حاجی عبدالعزیز گل' حاجی عبداللطیف گل اور مولانا عبداللہ یوسف و دیگر پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق فرمائے۔ آمین اللھم اغفرلھا وارحمھا

مولانا محمد رفیق طور صاحب کو صدمہ

یہ خبر انتہائی حزن وملال کے ساتھ سنی گئی کہ جماعت کے معروف عالم دین مولانا محمد رفیق طور صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ مدرس جامعہ سلفیہ اسلام آباد کی زوجہ محترمہ مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نہایت متقی' پرہیزگار' صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے۔ (آمین)

شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب اور چوہدری محمد یٰسین ظفر صاحب پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور مولانا سے اظہار تعزیت کیا۔

ادارہ ترجمان الحدیث' انتظامیہ' اساتذہ وطلبہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد خصوصاً حافظ عبدالعزیز علوی صاحب' مولانا محمد یونس صاحب' پروفیسر محمد یٰسین ظفر صاحب' مولانا عبدالحنان زاہد صاحب ودیگر اساتذہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے مولانا محمد رفیق صاحب سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

اللھم اغفرلھا وارحمھا وادخلھا الجنة الفردوس (ادارہ)

الاعتصام لاہور کا خصوصی نمبر

بیاد شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ

جس میں مشاہیر اہل علم ودانش کی نگارشات شامل ہیں۔

صفحات 1230' عمدہ ولائتی کاغذ' قیمت:-/300 روپے ملنے کا پتہ: ادارہ الاعتصام ۳۱ شیش محل روڈ لاہور